# ننھی سی بھیڑ

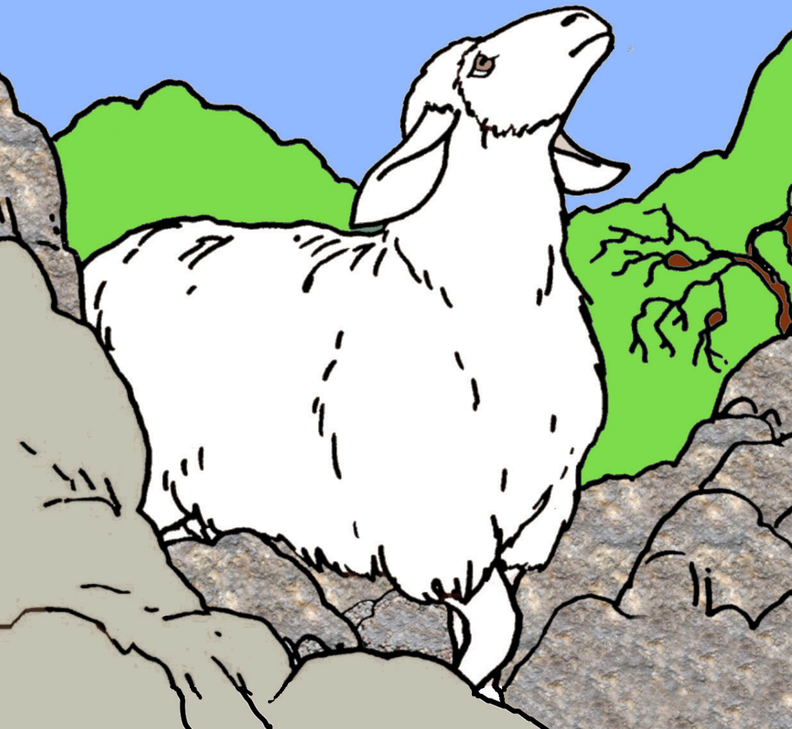

*nanhī-sī bheṛ*

# The Lost Lamb

by Bakhtullah

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
*published and printed by*
Good Word, New Delhi

The title cover is a modified version
of an illus. by Rachael Coate
www.freebibleimages.org.

Bible quotations are from UGV.

*for enquiries or to request more copies:*
askandanswer786@gmail.com

# فہرست


| | |
|---|---|
| ہم سب کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں | 4 |
| میرے نیک کام مجھے بچا نہیں سکتے | 6 |
| کوئی بھی میری سفارش نہیں کر سکتا | 7 |
| واحد حل: اچھا چرواہا | 9 |
| انجیل، لوقا 15:4-7 | 13 |

پہاڑوں میں ایک چرواہا بستا تھا۔ اُس کی سَو بھیڑیں تھیں۔ روزانہ وہ اُنہیں کبھی اِدھر کبھی اُدھر ہانک کر لے جاتا۔ وہ ماہر گلّہ بان تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اچھی چراگاہ کہاں ہے، صاف شفاف پانی کہاں کہاں زمین میں سے اُبلتا ہے۔ کوئی جنگلی جانور اُن پر جھپٹّا مارتا تو وہ اُسے اپنی لاٹھی اور غلیل سے بھگاتا۔ اُسے کوئی ڈر نہیں تھا، اور وہ ہر ایک بھیڑ کی فکر کرتا تھا۔

بھیڑ خود تو اپنی حفاظت نہیں کر سکتی۔ وہ بہت سادی اور کمزور جانور ہوتی ہے۔ نہ وہ خود اچھی چراگاہ کی تلاش کر سکتی ہے نہ پانی کی۔ جنگلی جانور اُس پر وار کرے تو کئی بار وہ اُسی وقت ڈر کے مارے دم توڑتی ہے۔

ایک دن چرواہا بھیڑوں کو باڑے سے نکال کر ایک اچھی خاصی چراگاہ کی طرف لے گیا۔ سورج چمک رہا تھا، چڑیاں چہچہا رہی تھیں۔ ہرطرف ہری بھری گھاس اور رنگارنگ پھول ہَوا میں لہلہا رہے تھے۔ بھیڑیں چرتے چرتے چلتی گئیں۔ چرواہا جانتا تھا کہ جانوروں کو زیادہ دیر تک ایک جگہ چرانا نہیں چاہیئے۔ اُن کو گُھمانا بہت ضروری ہے تاکہ وہ گھاس کو کتر کتر کر ختم نہ کریں۔

بھیڑیں مزہ لے لے کر چرواہے کے پیچھے چلتی رہیں۔ تب راستے کا ایک موڑ آیا۔ اچانک ایک ننھی سی بھیڑ نے دیکھا کہ راستے سے کچھ ہٹ کر ہری ہری گھاس چمک رہی ہے۔ وہ خوشی سے پُھدکتی ہوئی اُس طرف لپکی۔ گھاس کتنی خوشبودار اور رسیلی تھی! دوسری بھیڑیں چرواہے کے پیچھے پیچھے آگے نکلیں۔ ننھی بھیڑ کو پتہ ہی نہ چلا، وہ اِتنی مستی میں تھی۔

ٹھاہ! اچانک وہ پھسل کر دھڑام سے ایک گڑھے میں گر گئی۔ بے چاری بھیڑ! اب اُسے معلوم ہوا کہ چرواہا کیوں اِس طرف نہیں آتا۔ "مدد، مدد!" وہ ممیاتی ممیاتی تھک گئی۔ بے فائدہ۔ دوسری بھیڑیں

کب کی اوجھل ہوگئی تھیں۔ بار بار ننھی سی بھیڑ نے گڑھے سے نکلنے کی کوشش کی، لیکن گڑھا گہرا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس کی ایک ٹانگ کو چوٹ لگ گئی تھی۔ چھلانگ لگا لگا کر وہ آخرکار واپس پھسل کر پڑی رہی۔

اب وہ کیا کرے؟ شام کے سائے لمبے ہوتے گئے۔ دُور دُور سیاروں کی ہول ناک آوازیں گونج اُٹھیں۔ ننھی بھیڑ گھبرا گئی۔ آہستہ آہستہ اُن کا شور قریب ہوتا گیا۔ ننھی بھیڑ کا دل زور سے ڈھک ڈھک کرنے لگا۔ اب کیا کروں، کیا کروں؟ کیا یہ میرا انجام ہے؟

تب ایک سیار کی چمکتی آنکھیں گڑھے کے منہ پر نظر آئیں۔ بھیڑ کا رواں رواں کھڑا ہو گیا۔ بے چاری چپکے سے کانپتے ہوئے زمین سے چپک گئی۔ اب کیا ہو گا؟ اب یہ مجھ پر جھپٹ پڑیں گے، مجھے بوٹی بوٹی کریں گے۔

لیکن یکایک سیاروں کی ہنسی چیخوں میں بدل گئی۔ کوئی اُنہیں بھگا رہا تھا۔ اُن کی آوازیں چیختی چیختی دُور ہوتی گئیں۔

کیا ہوا تھا؟ کیا کسی ریچھ یا شیر نے اُنہیں بھگا دیا تھا؟ ننھی سی بھیڑ کو اوپر دیکھنے کی جُرأت بھی نہ تھی۔

اچانک وہ چونک پڑا۔ ایک نرم اور ملائم آواز گڑھے کے کنارے سے سنائی دی۔ ایک آواز جو وہ خوب جانتی تھی۔ چرواہے کی آواز۔ ”ارے، تُو کہاں جا گری ہے؟“ ایک طاقت ور بازو نے اُسے اُٹھا کر اپنی چھاتی کے ساتھ لگا لیا۔

ننھی بھیڑ کے دل کی تیز دھڑکن ایک دم شانت ہو گئی۔ ٹھوس سینے کے ساتھ لگے اب کیا فکر رہ سکتی تھی؟ اُس نے سکون کی سانس لی۔ چرواہا مضبوط قدم اُٹھاتے ہوئے گھر واپس چلا گیا۔

خداوند عیسیٰ مسیح نے یہ قصہ سنایا (انجیل، لوقا 15:4-7)۔

◄ اِس سے وہ کیا بتانا چاہتا تھا؟ پہلی بات،

## ہم سب کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں

انجیل شریف میں کئی بار لکھا ہے کہ خداوند عیسیٰ کو لوگوں پر بڑا ترس آتا تھا،

> کیونکہ وہ پِسے ہوئے اور بے بس تھے، ایسی بھیڑوں کی طرح جن کا چرواہا نہ ہو (متی 9:36)۔

جب چرواہا نہ ہو تو بھیڑ بے بس ہوتی ہے۔ نہ وہ اپنی حفاظت کر سکتی، نہ ٹھیک طرح کی خوراک اور پانی پا سکتی ہے۔ اپنے ارد گرد دیکھ لو۔ ہر طرف کھوئی ہوئی بھیڑیں نظر آتی ہیں۔ بے شک وہ پیسے کماتے، شادی کرتے کراتے، دنیا کا تماشا دیکھتے رہتے ہیں۔

◄ لیکن کیا اُن میں وہ تر و تازگی ہے جو صرف اچھا چرواہا دلا سکتا ہے؟ کیا اُن کو یہ پکا احساس ہے کہ خدا نے مجھے منظور کر لیا ہے؟ کیا اُنہیں وہ تسلّی اور شانتی حاصل ہے جو صرف منظور ہونے سے پیدا ہوتی ہے؟

نہیں۔

◄ تو یہ پکّا یقین، یہ تسلّی کس چیز سے مل سکتی ہے؟ ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ ہم منظور ہیں؟ کہ خدا نے ہمیں قبول کر لیا ہے؟

جواب صاف ہے۔ ہم اُس وقت منظور ہوں گے جب ہمارا دل سچّا اور پاک ہو۔ اب آپ مجھے بتائیے:

◄ کس کے دل میں جھوٹ کی جھلک بھی نہیں ہے؟ کون سراسر سچا ہے؟ خلوص دل ہے؟ کیا ایسا کوئی انسان ہے؟

سوائے المسیح کے کوئی بھی نہیں۔
► تو پھر ہم کس طرح منظور ہو سکتے ہیں؟

## میرے نیک کام مجھے بچا نہیں سکتے

ایک عام خیال یہ ہے کہ قیامت کے دن جب میرے بُرے اور اچھے کاموں کو تولا جائے گا تو مجھے منظور کیا جائے گا۔ اِس لئے کہ اچھے کام زیادہ بھاری نکلیں۔

► میرے دوست، کیا قیامت کا دن بازار ہو گا جس میں آٹے اور چینی کی جگہ میرے گناہوں کو تولا جائے گا؟
اور اگر ایسا ہو بھی سکتا تو مجھے بتاؤ:

► آپ کو کس طرح پورا یقین آ سکتا ہے کہ آپ کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا؟
ننھی بھیڑ کی مثال لو۔

► جب وہ صحیح راہ سے ہٹ کر گڑھے میں گر گئی تو کیا وہ اپنی اچھی حرکتوں سے گڑھے سے نکل سکتی تھی؟ پہلے تو وہ ٹھیک راہ پر چلتی

تھی۔ گڑھے میں گرنے کے بعد کیا اُس کی پہلی اچھی حرکتوں نے گڑھے سے نکلنے میں اُس کی مدد کی؟

بالکل نہیں! اُس وقت اُس کے اچھے کاموں کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اِسی طرح قیامت کے دن ہمارے کاموں کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ گناہ کا گڑھا تو رہے گا ہی۔

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنی ہی طاقت سے گناہ کے گڑھے سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں۔ ہر صورت میں کسی اَور کی ضرورت ہے جو ہمیں گڑھے سے کھینچ نکالے۔ جو ہمارے گناہوں کے باوجود ہمیں نجات دے۔ اور وہ ہے ہمارا خداوند عیسیٰ۔

## کوئی بھی میری سفارش نہیں کر سکتا

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہاں، قیامت کے دن فلاں فلاں میری سفارش کرے گا۔ فلاں نبی یا فلاں پیر مجھے بچائے گا۔

◄ میرے دوست، مجھے بتاؤ کہ کس طرح؟ کیا آخری عدالت اِس دُنیا کی عدالتوں جیسی ہو گی؟

بے شک یہاں بڑے بڑے افسروں کو آزاد کیا جاتا ہے جب اُن کی سفارش کی جاتی ہے۔ یا کوئی چائے پانی دے کر بچ جاتا ہے۔ اِسی لئے تو اِس دُنیا میں ہماری جان دھوکے بازوں اور چوروں سے نہیں چھوٹتی۔ سفارش کی وجہ سے۔ چائے پانی کی وجہ سے۔ ہر کوئی اپنی غلطیاں چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر ایک کوئی نہ کوئی جُگاڑ نکال لیتا ہے تاکہ اپنی غلطیوں اور گناہوں سے چمٹا رہ سکے۔

◄ کیا جنت بھی دُنیا جیسی ہو گی؟ کیا وہ بھی چوروں، قاتلوں اور زناکاروں سے کھچا کھچ بھری پڑی رہے گی؟ کیا خدا کی کچہری ایسی ہی ہو سکتی ہے؟

ہرگز نہیں! جو پاک اور مقدّس ہے وہ کس طرح ایسے انسانی جُگاڑ منظور کر سکتا ہے؟ وہ تو پاکیزگی کی جوالامکھی ہے۔ اُس شعلہ زن آگ کے سامنے ہر انسان جو پوری طرح پاک نہیں ہے بھسم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ کوئی اُس سے کہے کہ "اے پروردگار، میرا فلاں دوست تو بڑا چور اور بدمعاش ہے۔ لیکن اُسے جانے دے۔"

خدا تو چاہتا ہے کہ آپ اور مَیں اُسی کی طرح بن جائیں۔ کہ ہم اُسی کی طرح پاک اور مقدّس ہوں۔ سفارش سے ہم پاک صاف تو نہیں ہو جائیں گے۔

◄ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی گندی حالت میں جنّت میں داخل ہو جائیں اور وہاں یہاں کی طرح ایک دوسرے کو ستاتے رہیں؟

اللّٰہ تعالیٰ کا مقصد کہیں عظیم ہے۔ اُس کی مرضی یہ ہے کہ ہم تبدیل ہو جائیں۔ کہ ہم پاک صاف ہو کر ہی جنّت میں داخل ہو جائیں۔ جنت تو وہ جگہ ہے جہاں نہ گناہ نہ گندگی پائی جاتی، جہاں دھوکے، حرام کاری اور لالچ کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ جہاں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں وہ جنت نہیں بلکہ جہنم کہلاتا ہے۔

## واحد حل: اچھا چرواہا

ایک ہی حل ہے۔ وہ جس نے فرمایا کہ مَیں اچھا چرواہا ہوں۔عیسیٰ مسیح نے اچھے چرواہے کے بارے میں فرمایا،

بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔ اپنے پورے گلے کو باہر نکالنے کے بعد وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہیں، کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ ... اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے (یوحنا 10:3-4، 11)۔

◄ کیا خداوند عیسیٰ مسیح ہماری سفارش کرے گا؟ کیا وہ کہے گا کہ "چلو کوئی نہیں، اُس ٹیڑھے میڑھے دھوکے باز کو جانے دے"؟

نہیں۔ اُس کا دُنیا میں آنے کا اَور مقصد تھا۔ وہ ہمیں بچانے آیا، مگر اُس کا بچانے کا طریقہ انوکھا تھا۔ ایسا طریقہ جو صرف وہی استعمال کر سکتا تھا۔

خداوند عیسیٰ بے گناہ تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ انسان اپنی ہی کوششوں سے بچ نہیں سکتا۔ ہمارے اچھے کام ہمارے بُرے کاموں پر غالب

نہیں آ سکتے۔ سفارش کا طریقہ بھی ناکام رہے گا۔ الٰہی آگ کے حضور ہر گناہ کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

اِس کا ایک ہی حل تھا: یہ کہ خداوند مسیح ہمارے گناہوں کی سزا خود برداشت کرے۔ جو بے گناہ تھا اُس نے اپنی جان انسان کی خاطر دی۔ اُس نے وہ کچھ کیا جس کی پیشین گوئی یسعیاہ نبی نے بہت صدیاں پہلے کی تھی،

> اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں، ہمارا ہی دُکھ بھگت لیا۔ تو بھی ہم سمجھے کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے، کہ اللّٰہ نے خود اُسے مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔ لیکن اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا گیا، ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔ اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو، اور اُسی کے زخموں سے ہمیں شفا ملی۔ ہم سب بھیڑ بکریوں کی طرح آوارہ پھر رہے

تھے، ہر ایک نے اپنی اپنی راہ اختیار کی۔ لیکن رب نے اُسے ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔

اُس پر ظلم ہوا، لیکن اُس نے سب کچھ برداشت کیا اور اپنا منہ نہ کھولا، اُس بھیڑ کی طرح جسے ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ جس طرح لیلا بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتا ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ اُسے ظلم اور عدالت کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ اُس کے دَور کے لوگ — کس نے دھیان دیا کہ اُس کا زندوں کے ملک سے تعلق کٹ گیا، کہ وہ میری قوم کے جرم کے سبب سے سزا کا نشانہ بن گیا؟ مقرر یہ ہوا کہ اُس کی قبر بے دینوں کے پاس ہو، کہ وہ مرتے وقت ایک امیر کے پاس دفنایا جائے، گو نہ اُس نے تشدد کیا، نہ اُس کے منہ میں فریب تھا۔

(یسعیاہ 53:4-9)

نہ ہمارے نیک کام ہمیں بچا سکتے ہیں نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ صرف اور صرف خداوند عیسیٰ مسیح ہمیں نجات دے سکتا ہے جس نے ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر مٹا دیا۔ جب ہم اُس اچھے چرواہے

پر ایمان لا کر اُس کے شاگرد بن جاتے ہیں تب ہی ہمیں پورا یقین اور پوری تسلّی ملتی ہے کہ ہم جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔

## انجیل، لوقا 15:4-7

فرض کرو کہ تم میں سے کسی کی سَو بھیڑیں ہیں۔ لیکن ایک گم ہو جاتی ہے۔ اب مالک کیا کرے گا؟ کیا وہ باقی 99 بھیڑیں کھلے میدان میں چھوڑ کر گم شدہ بھیڑ کو ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟ ضرور جائے گا، بلکہ جب تک اُسے وہ بھیڑ مل نہ جائے وہ اُس کی تلاش میں رہے گا۔

پھر وہ خوش ہو کر اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لے گا۔ یوں چلتے چلتے وہ اپنے گھر پہنچ جائے گا اور وہاں اپنے دوستوں اور ہم سایوں کو بُلا کر اُن سے کہے گا، ’میرے ساتھ خوشی مناؤ! کیونکہ مجھے اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔‘ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ آسمان پر بالکل اِسی طرح خوشی منائی جائے گی جب ایک ہی

گناہ گار توبہ کرے گا۔ اور یہ خوشی اُس خوشی کی نسبت زیادہ ہو گی
جو اُن 99 افراد کے باعث منائی جائے گی جنہیں توبہ کرنے کی
ضرورت ہی نہیں تھی۔

14 / انجیل، لوقا 15:4-7